11681-کیا بیوی سے طویل عرصہ تک دور رہنا طلاق شمار ہوتا ہے

سوال

میں ایک ہندوستانی شخص کی دوسری بیوی ہوں اور کچھ عرصہ قبل ہی مسلمان ہوئی ہوں میرے تین بیٹے بھی ہیں سوال یہ ہے کہ :
میرے خاوند کی پہلی بیوی انڈیا میں ہے اور تقریبا ایک سال دو ماہ سے میرا خاوند اسے اس کا حصہ نہیں دے رہا، اور اب وہ تنگ ہو چکی ہے، مجھے یہ علم ہوا ہے کہ جو خاوند اپنی بیوی سے چار ماہ تک دور رہے ت واسے خود بخود ہی طلاق ہو جاتی ہے، کیا یہ بات صحیح ہے ؟
میرا خاوند اپنی بیٹیوں کی بنا پر اس عورت سے شادی رکھنا چاہتا ہے، میرا خیال ہے کہ اس کا یہ عمل غلط ہے کہ وہ اس سے صرف رابطہ رکھے اور میرے خیال کے مطابق اس بیوی کو یہ علم نہیں کہ وہ امریکا میں رہنے کی پلاننگ کر رہا ہے اور تھوڑی دیر کے لیے انڈیا جایا کریگا.

پسندیدہ جواب

جب خاوند نے بیوی کو طلاق نہیں دی، اور بیوی نے طلاق طلب کرنے کے لیے عدالت سے رجوع نہیں کیا، اور طلاق نہیں ہوئی تو اس کی بیوی کو خود بخود طلاق نہیں ہوگی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

عورت کب مطلقہ شمار کی جائیگی ؟

تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" عورت مطلقہ اس وقت شمار کی جائیگی جب خاوند اسے طلاق دے گا، اور طلاق بھی عقل کی حالت میں ہو، اور اختیار رکھتا ہو، اور طلاق کے موانع میں سے کوئی مانع نہ پایا جائے مثلا پاگل پن اور مجنون ہونا، اور نشہ میں ہونا.

اور پھر عورت کو جب طلاق دی گئی ہو تو وہ پاک صاف ہو یعنی طہر کی حالت میں ہو اور اس طہر میں بیوی سے جماع نہ کیا گیا ہو، یا پھر وہ حاملہ ہو، یا حیض سے ناامید ہو چکی ہو"اھ

دیکھیں : فتاوی الطلاق (35/1).

اس خاوند کے لیے حرام ہے کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو چھوڑے رکھے، اور اس کے ساتھ عدل و انصاف نہ کرے، اور اگر ایسا کرتا ہے تو وہ درج ذیل حدیث میں وارد وعید کا شکار ہو رہا ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کی طرف مائل ہو اور ایک کو دوسری پر ترجیح دیتا ہو تو روز قیامت آئیگا اور اس کی ایک طرف گری ہوئی ہوگی"

سنن ابن ماجہ کتاب النکاح حدیث نمبر (1959) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1603) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اگر پہلی بیوی اس سے ضرر میں ہے تو اسے حق حاصل ہے کہ وہ اپنا معاملہ عدالت میں اٹھائے، تاکہ اس کے خاوند کو یا تو طلاق لازم کی جائے یا پھر نکاح فسخ کیا جائے.

کیونکہ علماء کرام بیوی کو ضرر اور نقصان دینے کے لیے بیغیر کسی قسم کے وطئ نہ کرنے والے شخص کو ایلاء کرنے والا شمار کرتے ہیں، اور اس حالت میں اگر وہ اپنی بیوی کے پاس واپس نہیں جاتا، اور طلاق دینے سے بھی انکار کرتا ہے تو قاضی اور حاکم اس پر فسخ نکاح کا حکم لگائیگا، یا پھر خود نکاح فسخ کر دیگا"

واللہ اعلم .

دیکھیں: الملخص الفقھی للفوزان (321/2).

مزید آپ سوال نمبر (9021) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .